لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَىۡءٌ ۖ کے معنی اور مفہوم

اللہ رب العزت نے اپنے متعلق سورۃ الشوریٰ کی آیت ۱۱ میں فرمایا

لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَىۡءٌ ۖ

''اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں''

اس فرمان کا ترجمہ اور تفسیر کرنے کے انداز کی ایک جھلک یہ ہے:

ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب

[''اس جیسی کوئی چیز نہیں''۔ نہ ذات میں نہ صفات میں، پس وہ اپنی نظیر آپ ہے، واحد اور بے نیاز]

[مولانا محمد علی۔ بیان القرآن ''اس کی مثل کوئی چیز نہیں'']

[ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ''اس جیسا کوئی نہیں]

جناب غلام احمد پرویز صاحب نے اس فرمان کے حوالے سے اپنی تصنیف ''لغات القرآن'' میں حرف ''ک'' کے متعلق کہا کہ یہ کبھی ''زائد'' ہوتا ہے۔ تفسیر الجلالین اور القرطبی نے بھی یہی کہا تھا۔ اس فرمان کے ترجمہ کیلئے یہ الفاظ کیا غیر موزوں اور نامناسب نہیں؟ ''اس جیسی کوئی چیز نہیں''۔ اللہ رب العزت ہستی ہے اور باقی سب کچھ شئے ہے یا شئے سے ہے۔ اس لئے ''اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں'' اور فرمایا وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ۝ ''اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے''۔

انسان بھی ہستی ہے لیکن غَيۡرِ شَىۡءٍ سے تخلیق نہیں کیا گیا۔ سورۃ الطّور کی آیت ۳۵ زندگی کی تخلیق سے قبل انسان کو ایک شئے کے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ أَمۡ خُلِقُواْ مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ ''یا کیا وہ غیر شئے میں سے تخلیق ہو گئے ہیں؟

أَمۡ هُمُ ٱلۡخَـٰلِقُونَ ۝ یا کیا وہ خود ہی تخلیق کرنے والے ہیں؟''

اور انسان کا علم بھی ایک متعین اسم کی حامل شئے، ءَايَةٍ، ظاہری علامت، نشانی کا مرہون منت ہے۔ ذات، ہستی وہ ہے جو سَمِيعًۢا بَصِيرًا ہو۔ ارشاد فرمایا إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ۝ ''یقیناً اللہ ہمیشہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے'' وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ۝ ''اور اللہ ہمیشہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے'' (حوالہ النساء ۵۸، ۱۳۴)۔

انسان بھی ہستی کا مالک ہے فَجَعَلْنَٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا o ''اس لئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا ہے'' (حوالہ الانسان ۲)

اشیاء کے مابین تعلق (relationship) کے تعین کا نام علم ہے۔ اور اس اظہارِ شئے کو ہم اس کی فطرت کہتے ہیں۔ اور شئے کے تعلق (relationship) کی وسعت کا جس قدر اظہار ہوتا جائے گا اس کی حقیقت اتنا ہی واضح اور حیطہ ادراک میں آتی جائے گی۔ یہ شئے، مادہ کی حقیقت تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ لیکن ذات، ہستی، ذی حیات کی بنیادی صفت یہ ہے کہ اپنے وجود کا اظہار وہ خود کرے۔

هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ

''وہ اول ہے اور آخر بھی وہی ہے'' (حوالہ الحدید۔۳)

اور آقائے نامدار ﷺ سے فرمایا کہ لوگوں کو بتائیں کہ اس ذات کو کس نام سے پکارنا ہے

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ

آپ (ﷺ) فرمائیں ''(اے لوگو!) اللہ کہہ کر پکارو یا الرحمٰن کہہ کر پکارو

أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ

جس طرح بھی پکارو اس لئے کہ بہترین نام اسی کیلئے ہیں'' (حوالہ الاسراء۔۱۱۰)

ذات، ہستی کیلئے ضروری ہے کہ اپنا اظہار کرے۔ ذات باری تعالیٰ نے کیسے اپنا اظہار فرمایا؟

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٢

''اللہ کیلئے تمام تعریف ہے۔ وہ رب العالمین ہے'' (الفاتحۃ۔۲)

قُلْ هُوَ رَبِّى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

آپ (ﷺ) فرمائیں ''وہ الرحمٰن میرا رب ہے۔ اس کے علاوہ اِلٰہ کوئی نہیں'' (حوالہ الرعد۔۳۰)

هَلْ تَعْلَمُ لَهُۥ سَمِيًّا o

''کیا تو اس کے نام الرحمٰن کی کوئی نظیر جانتا ہے؟'' (حوالہ مریم۔۶۵)۔ یارب! قطعی نہیں۔

اس طرح بتا دیا گیا ہے کہ اِلٰہ کوئی نہیں سوائے اس ایک ذات مطلق کے جس کے اسم ذات اللہ اور الرحمٰن ہیں۔ اللہ، الرحمٰن نے اپنی ذات کا اظہار اور اُس کا علم اس تعلق کے ذریعے عطا فرمایا کہ عالمین کا رب ہے۔

اول اور آخر ہمارے علم کے مطابق دو منتہائیں ہیں۔ ان کے مابین ہماری کائنات کی تخلیق ہے

فَاطِرُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ

''آسمانوں اور زمین کو عدم سے تخلیق کرنے والا ہے''

لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ

''اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں'' (حوالہ الشوری۔۱۱)

اور انسان کو ابتداہی سے یہ بھی بتایا گیا کہ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ ''اللہ کے سوا کوئی اِلہٰ نہیں''۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ

''اللہ کی ذات مطلق ہے اس کے سوا اِلہٰ کوئی نہیں'' (حوالہ سورۃ البقرۃ ۲۵۵، آلِ عمران۔۲)۔ اور ٱلْقَيُّومُ کا مفہوم ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَىِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ

''اور اس زندہ پر بھروسہ رکھ جو مرے گا نہیں'' (حوالہ الفرقان۔۵۸) جو اول ہے وہی آخر ہے

لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ

''اس کے سوا کوئی اِلہٰ نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر شئے نے ہلاک ہونا ہے'' (حوالہ القصص۔۸۸)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

''جو کوئی بھی اس پر ہے فنا ہونے والا ہے۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

اور تیرے صاحب جلال وعزت رب کی ذات ہی باقی رہ جائے گی'' (سورۃ الرحمٰن۔۲۶۔۲۷)

تعلق کو جاننے کا نام علم ہے

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا وَمِنَ ٱلْأَنْعَٰمِ أَزْوَٰجًا

''اس نے تمہارے لئے تم میں سے اور چوپایوں میں سے جوڑے بنائے يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ اس طریقے سے وہ تمہیں پھیلاتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں'' (حوالہ الشوریٰ۔۱۱)۔ انسان کے علم کی عمارت کی بنیاد دو کے مابین تعلق، رشتے، اختلاف، تضاد پر استوار ہوتی ہے۔ علم مرہون منت ہے اشیاء کے زوجین ہونے کا۔ ''زوج'' کے معنی اور مفہوم محض

مذکر مئونث کے نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مقابل ہونے والی چیزوں کو بھی زوج کہتے ہیں جیسے رات اور دن، ایک دوسرے کے مقابل گروہ۔ کائنات زوجین پر مبنی نہ ہوتی تو انسان کیلئے علم اور نصیحت حاصل کرنا کیا ممکن ہوتا؟ لیکن واحد حقیقت کو یوں بیان کرنے کیلئے کہا

قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١

''آپ (ﷺ) کہہ دیں ''اللہ واحد، احد ہے

ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢

اللہ احتیاج سے منزہ اور بے نیاز، مستغنی ہے

لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ۝٣

اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے''

اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انسان صرف ایک نتیجے پر پہنچتا ہے

وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝

''اور کوئی ایک بھی اس کا ہم پلہ، ہمسر، مثل نہیں''

اللہ رب العزت یکتا ہے اس لئے لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٌ ''اس کی مثال بیان کرنے کیلئے کوئی شئے نہیں''

ٱلصَّمَدُ کی طرح كُفُوًا بھی قرآنِ مجید میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔ اور لوگوں کو نصیحت فرمائی

فَلَا تَضۡرِبُواْ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡثَالَ

''اس لئے تم اللہ کیلئے مثالیں بیان نہ کرو

إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ۝

اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے'' (النحل۔۷۴)

حقیقت سب کو معلوم ہے لیکن مفاد اور دنیا میں مگن رہنے کیلئے نت نئی حجتیں تراشتے ہیں۔ ارشاد فرمایا

وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِي ٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ مَا ٱسۡتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝١٦

''اور اللہ کے بارے میں اس کے بعد کہ اسے مان لیا گیا ہے جو لوگ حجت بازی کرتے ہیں،

ان کی حجت ان کے رب کے ہاں رد ہونے والی ہے۔ اور ان پر غضب ہوگا اور انہیں سخت عذاب ہوگا'' (الشوری۔۱۶)۔ الحمد للہ

اللہ، الرحمٰن کے متعلق مثالیں بیان کرنے والے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْأَخِرَةِ مَثَلُ ٱلسَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾

''جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کی بری مثال ہے، اور اللہ ہی کیلئے ہے اعلیٰ ترین مثال۔ اور وہی غالب اور حکمت والا ہے'' (النحل۔٦٠)

اور الرحمٰن کیلئے مثال کیا بیان کرتے ہیں؟

أَمِ ٱتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَىٰكُم بِٱلْبَنِينَ ﴿١٦﴾

''کیا اس نے ان میں سے جو وہ تخلیق کرتا ہے بیٹیاں لے لی ہیں اور تمہیں بیٹوں کیلئے چن لیا ہے؟

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُۥ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾

مگر جب ان میں کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے جس کی نسبت وہ رحمٰن سے کرتا ہے

تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل گھٹتا ہے'' (الزخرف ١٦۔١٧)

وَجَعَلُوا۟ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ ٱلَّذِينَ هُمْ عِبَٰدُ ٱلرَّحْمَٰنِ إِنَٰثًا ۚ أَشَهِدُوا۟ خَلْقَهُمْ ۚ

''اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں بنا دیا ہے۔ کیا انہوں نے ان کا تخلیق ہونا دیکھا ہے؟'' (حوالہ الزخرف۔١٩)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حوالے سے بھی مثالیں بیان کرنے والے لوگ ہیں۔ سورۃ یٰس کی آیت ٧٨ میں ارشاد فرمایا:

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِىَ خَلْقَهُۥ ۖ قَالَ مَن يُحْىِ ٱلْعِظَٰمَ وَهِىَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾

''اور وہ ہماری مثال بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟''

اور بعض لوگوں کے فلسفیانہ اور شاعرانہ کل اور جزو کے تخیل کے متعلق ارشاد فرمایا

وَجَعَلُوا۟ لَهُۥ مِنْ عِبَادِهِۦ جُزْءًا ۚ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

''اور بعض لوگ اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک حصہ (جزو) بنا دیتے ہیں۔ بیشک انسان کھلا ناشکرا ہے'' (الزخرف۔١٥)

اور اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ ''یا کیا وہ غیر شئے میں سے تخلیق ہو گئے ہیں؟'' عام فہم بات ہے کہ شئے شئے میں تو جذب ہو سکتی ہے اور اس کا حصہ بھی بن سکتی ہے لیکن غیرِ شئے میں نہیں۔ آئیں ہم کہیں:

سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾

''پاک ہے آپ (ﷺ) کا رب، عزت، غلبہ وقوت والا رب، اس سے جو تخیلاتی باتیں وہ بیان کرتے ہیں'' (الصافات۔١٨٠)